سوال

(109)عارضی رہائش پر نمازِ قصر

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ملتان سے چند ایک طلبا نے لکھا ہے کہ ہم گورنمنٹ کالج بوسن روڈ پر رہائش رکھے ہوئے ہیں اور ہمارا گھر سے ملتان کا سفر پچاس کلومیٹر سے زیادہ بنتا ہے۔ یہاں ہم نے ایک سال رہنا ہے کیوں کہ ہمارے کورس کی مدت ایک سال ہے اور رہائش کے واجبات وغیرہ بھی ادا کر دیئے ہیں۔ ہم ہفتہ کے دن گھر جاتے ہیں اور اتوار کو مستقل چھٹی ہوتی ہے نماز کے متعلق راہنمائی فرمائیں کہ کالج یا گھر میں ہمیں نماز قصر پڑھنی چاہیے یا پوری ادا کرنی چاہیے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

دوران سفر کتنے روز قیام میں نماز قصر کی جاسکتی ہے اس کے متعلق ائمہ کرام میں کچھ کا اختلاف ہے کیوں کہ اس کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی واضح اور صریح حکم مروی نہیں ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا موقف ہے کہ اگر کسی جگہ پر انیس دن ٹھہرنے کا ارادہ ہو تو نماز قصر کی جائے اور اس سے زیادہ اقامت کی نیت ہو تو نماز پوری پڑھی جائے۔ (صحیح بخاری ابواب التقصیر)

لیکن اکثر محدثین نے یہ موقف اختیار کیا ہے کہ دوران سفر مقام پڑاؤ یا منزل مقصود پر پہنچے اور وہاں سے روانگی کے دن کے علاوہ اگر تین دن اور تین رات ٹھہرنے کا پختہ اور یقینی ارادہ ہو تو وہاں نماز قصر کی جائے گی۔ اگر اس سے زیادہ قیام کا پروگرام ہے تو نماز پوری ادا کرنا ہوگی۔ فقہاء کی اصطلاح میں اسے وطن اقامت کہا جاتا ہے۔ اور جہاں انسان کی پیدائش ہو اور اہل عیال کے ساتھ وہاں رہائش رکھے ہوئے تو وطن اصلی کہا جاتا ہے۔ محدثین عظام نے اپنے اس موقف کی بنیاد اس حدیث پر رکھی ہے جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مہاجرین کے متعلق ایک حکم منقول ہے کہ وہ مناسک حج ادا کرنے کے بعد صرف تین دن مکہ مکرمہ میں ٹھہر سکتے ہیں۔ حدیث کے الفاظ یہ ہیں: ''حج ادا کرنے کے بعد مہاجر تین دن مکہ مکرمہ میں قیام رکھ سکتا ہے۔'' (صحیح مسلم)

اس کا مطلب یہ ہے کہ مہاجرین نے چونکہ اللہ تعالیٰ کے دین کی سربلندی کے لئے مکہ مکرمہ کو چھوڑا تھا، اس بنا پر مکہ فتح ہونے کے باوجود ان کی مسافرانہ حالت برقرار رہنی چاہیے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کے مطابق مکمل تین دن اور تین رات کے قیام سے انسان مقیم کے حکم میں نہیں آتا بلکہ اس قدر اقامت رکھنے کے باوجود اس کی مسافرانہ حالت برقرار رہتی ہے۔ اس موقف کی تائید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل سے بھی ہوتی ہے جو حجۃ الوداع کے موقع پر سامنے آیا تھا کہ آپ نے اپنی آمد اور روانگی کے دن کے علاوہ مکہ مکرمہ میں پورے تین دن قیام فرمایا اور نماز قصر کرتے رہے، صورت مسئولہ میں طلباء کا کالج میں پورا ایک سال رہنے کا پروگرام ہے اور اپنے قیام کے لئے انہوں نے واجبات بھی ادا کر دیے ہیں، اس بنا پر یہ کالج ان کے لئے وطن اقامت بن چکا ہے، لہٰذا وہ قصر کرنے کی رخصت سے فائدہ نہیں اٹھا سکتے بلکہ انھیں کالج میں دوران اقامت پوری نماز

پڑھنا ہوگی، اس طرح جب وہ اپنے گھر والدین سے ملنے آئیں گے تو یہ ان کا وطن اصلی ہے یہاں بھی انہوں نے پوری نماز ادا کرنی ہے۔ البتہ دوران سفر اگر نماز کا وقت ہو جائے تو اسے قصر کر کے پڑھ سکتے ہیں، البتہ کالج جوان کا وطن اقامت ہے اور گھر جوان کا وطن اصلی ہے دونوں مقام پر نماز پوری ادا کرنی ہوگی۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاوی اصحاب الحدیث

جلد:1 صفحہ:141